سوال

(237) سنن ابوداؤدوابن ماجہ میں : ''قال کان رسول اللہ ﷺ اذاتلا غیر المغضوب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سنن ابوداؤدوابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے : ''قال کان رسول اللہ ﷺ اذاتلا غیر المغضوب علیھم ولاالضالین قال آمین حتی یسمع من یلیلہ من الصف الاول ۔'' یعنی جب رسول اللہ ﷺ نماز میں غیر المغضوب علیھم ولاالضالین پڑھتے تو آمین کہتے پہلی صف والے یہ آواز سنتے تھے ۔ اس سے ہمیشہ آمین پکار کرکہنے کا دو طرح پر ثبوت ہوا ۔ اوّل یہ کہ کان دائمہ ہے ۔ جیسا کہ سوال دوم کے جواب میں بیان کیا گیا ۔ دوم مضمون اُس کا یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نماز میں ''غیر المغضوب علیھم ولاالضالین ''پڑھتے تو آمین اس قدر پکار کرکہتے کہ پہلی صف والے سن لیتے ۔ یہ امر ظاہر ہے کہ ''ولاالضالین '' نماز میں ہمیشہ پڑھتے تھے ۔ پس یہی کیفیت آمین بالجہر کی ہوگی ۔ کیوں کہ ایک کے بعد دوسرا ہے ۔ و نیز ابن عباس سے مروی ہے ۔ ''قال رسول اللہ ﷺ ماحسد تکم الیھود علی شیٔ ماحسد تکم علی آمین فاکثروا من قولِ آمین ۔''یعنی اے مسلمانوں یہودی لوگ جس قدر تم سے آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں ۔ اس قدر کسی شے پر نہیں کرتے ۔ پس تم کثرت سے آمین کہو ۔ یہ امر ظاہر ہے ۔ کہ آمین کے سننے سے حسد ہوتا تھا ۔ اور سننا جب ہوگا ، جب کہنے والا پکار کرکہے گا ۔ آج کل یہودی لوگ آمین بالجہر سے بالکل نہیں چڑھتے بلکہ اُن کو اس سے کچھ واسطہ نہیں ۔ بلکہ ان کے چھوٹے بھائی جو کہ مسلمانوں میں شامل کیے جاتے ہیں ۔ اس کی آواز خوشنما سے اس قدر نفرت کرتے ہیں جس قدر گالی سے ۔ نعوذباللہ ۔ نسائی ومسند امام احمد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ ''اذاقال الامام غیر المغضوب علیھم ولاالضالین فقولوا آمین ۔''یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب امام ولاالضالین کہے تو تم آمین کہو ، یہ امر ظاہر ہے کہ امام کا ولاالضالین کہنا ہمیشہ ہے ۔ پس اسی طرح مقتدی کا آمین کہنا ہمیشہ ہے ۔ پس اسی طرح مقتدی کا آمین کہنا بھی ہمیشہ ہے ۔ واللہ اعلم

ارغام المبتدعین ص ٦ مصنف مولانا ضیاء الرحمن صاحب عمر پوری

سوال :... حدیث قرأت خلف امام کا بعد نزول آیت : ''واذاقریٔ القرآن ، الخ'' کے مروی ہونا ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث قراۃ فاتحہ خلف امام بیشک بعد نزول آیت { اذاقری القرآن } کے مروی ہے کیوں کہ حدیث قراۃ فاتحہ خلف الامام کی عبادہ بن صامت سے مروی ہے کیوں کہ حدیث کے رہنے والے ہیں ۔ اور آیت { اِذَاقری القرآن } مکی ہے ۔ جو قبل ہجرت کے نازل ہوئی ۔ دیکھو تفسیر اتقان وغیرہ اور حدیث قراۃ فاتحہ خلف امام کو حضرت ﷺ نے ہجرت کے مدینہ میں فرمایا ۔ اور بعد انتقال سرورِ کائنات کے عبادہ کا عمل اس پر رہا ۔ تو اب کوئی ذی علم اس میں شک نہ کرے گا کہ حدیث قراۃ فاتحہ خلف امام کی بعد نزول آیت { اِذَاقری القرآن } کے مروی ہوئی ہے ۔ علاوہ اس کے حدیث قراۃ خلف الامام خواہ بعد نزول آیہ کریمہ { اِذَاقری القرآن } کے مروی ہو ۔ یا قبل ۔ اس کے دونوں صورتوں میں کچھ قباحت

نہیں۔ یعنی آیت مذکورہ قرأت فاتحہ خلف الامام کو ہرگز منع نہیں کرتی۔ کیوں کہ آیت سے پہلے یہ مذکور ہے کہ کفار و مشرکین رسول اللہ ﷺ سے معجزے اور نشانیاں طلب کرتے تھے۔ چوں کہ یہ امر آپ کے اختیار سے باہر اور حکم الٰہی پر موقوف تھا۔ اس لیے آپ سن کر خاموش ہوتے تب کافروں کی طرف سے تقاضا ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{اذالم تاتھم بایۃ قالوالولا اجتبیتھا}

اس کے بعد فرمایا:

{قل انما اتبع مایوحی الی من ربی}

یعنی اے محمد ﷺ تو کافروں کو کہہ دے کہ میں پروردگار کے حکم کی پیروی کرتا ہوں۔ اس کے سوا اور میرا کوئی کام نہیں۔ پھر فرمایا:

{ہذا بصائر من ربکم وہدی ورحمۃ لقوم یوسمنون}

یعنی اگر تم کو معجزہ مطلوب ہے تو یہ قرآن تمہارے لیے معجزہ کافی ہے جو کہ ایمان والوں کے ہدایت و رحمت ہے۔ اس کے بعد فرمایا:

{واذاقرء القرآن فاستمعوالخ}

یعنی قرآن کا معجزہ ہونا جب معلوم ہو، جب تم اس کو دل لگا کر سنو جب وہ پڑھا جائے تو خاموش بیٹھے رہو۔ کفار کا یہ مقولہ تھا۔ ''لا تسمعوالھذاالقرآن والغوافیہ۔''پس اس کے جواب میں آیت مذکورہ کا ارشاد مناسب ہوا۔ اس تقریر سے واضح ہوا کہ آیہ {اِذَاقری القرآن} قرأۃ خلف الامام کے بارے میں نہیں، بلکہ اس کا محل دوسرا ہے جو کہ بیان کیا گیا۔ اگر قرأۃ کے مضمون پر آیت کو محمول کی جاوے گی۔ تو باہم آیتوں میں رابطہ نہ رہے گا۔

دوم اگر تسلیم کیا جاوے کہ آیۃ مذکورہ قرأۃ کے بارہ میں ہے، تب بھی ہمارے مدعا کے خلاف نہیں۔ کیوں کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ جب قرآن پڑھا جاوے۔ تو سنو اور آہستہ پڑھو یعنی اس قدر آواز سے نہ پڑھو، جس سے قاری کو خلجان واقع ہو۔ انصاف کے معنی آہستہ پڑھنے کے بھی مستعمل ہیں جیسا کہ حدیث بخاری وغیرہ میں مذکور ہے۔

سوم اس آیت سے صرف نماز جہری میں قرأۃ خلف الامام کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ سریہ میں ہرگز نہیں ہوتی کیوں کہ سننے والا جب سنے گا۔ جب پڑھنے والا پکار کر پڑھے گا۔ پس حنفیہ کا یہ دعویٰ کہ نماز سریہ وجہریہ میں قرأۃ خلف الامام ممنوع ہے۔ اس آیت سے ثابت نہ ہوا۔ (ارغام المبتدعین ص ۷)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد04ص310

محدث فتویٰ